G.S. (M) 2013

A-BRL-M-VSEC

URDU

(COMPULSORY)

Time allowed : **Three Hours**

Maximum Marks : **300**

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU** unless otherwise directed in the question.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the answer book must be clearly struck off.

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل هر عنوان پر تقریبا تین سو (۳۰۰) لفظوں پہ مبنی مضمون لکھیے 50x2=100

(الف) هماری زندگی شعوری عمل ہے نہ کہ سالوں کا مجموعہ 50

(ب) معاشرہ بر وقت کیئے گئے انصاف کے بغیر دیرپا نہیں رهتا 50

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل متن کو بخوبی پڑھیں اور اسی پر مبنی ذیل میں درج سوالات کے صحیح ، جامع اور اجمالی جواب لکھیئے: 10x6=60

اهل صحافت کا عدم اتفاق انتظامییہ کے مسؤلین کے لیے باعث راحت ہوتا ہے متضاد اظهار آرا جو متنوع انداز میں ادا هوتی ہے کے نتیجہ میں اخبار کی طاقت کمزور پڑ جاتی ہے اور اس سے نہ تو زوردار بلند آواز اور نہ ہی اس کے سامعین کی کثیر تعداد جس تک وہ بلند آواز پہنچ رہی ہو اور جس سے کسی اخبار کی تاثیر پذیری کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے وجود پذیر هوتی ہے۔ پریس کی طاقت ایک شئ خاص ہے اور اس کا تعلق نہ ان سے ہے جو کہ زیادہ تر

اخبارات کی فروخت کے ذریعہ پیسہ کماتے ہیں اور نہ ہی وہ جو اس کے ذریعہ تعداد اشاعت میں بکثرت اضافہ دستیاب کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ استمرار اشاعت کسی اخبار کے لیے عوام کی جانب سے ایک قسم کا صلہ ہے اور وہ عوام اس کی خامیوں کا لحاظ اور خودنمایی کی ستایش کرنا جا نتا ہے۔ اس کی مماثلت فیلم کے باکس آفیس کے رجحان جیسی ہے ۔ فیلوموں کی قوۂ جذابیت کا دارومدار عوام الناس کے متنوع عناصر کی نمایند گی جو اس کے کردار وں کے ذریعہ پیش کردہ نمایش پر منحصر پر ہوتا ہے۔ فیلموں کی تجارتی کامیابی ایک علیحدہ امر اور اس کی هنری نمایش کی تشخیص کے ذرایع افضلیت جداگانہ موضوع ہے۔ ۔

فیلموں کے هنری ادراک اور تبصرہ کے لیے ملتزم ذرایع بهیڑ سے متعلق نہیں ہوتے۔ ان ذرایع کی تعداد بهت کم اور مزید بر آں حصولی محدود اور منتخب ہوتی ہے ۔ بعض خداداد طباع کے منتخب دقایق اور لاتعداد اشخاص کی تفریحی اور تفهیمی ادراک میں بهت فرق ہے۔ فیلموں کی مانند اخباروں کا تربیتی کار مشن کا مرکزی هدف آخر الذکر کے ذہنی طباع کی اصلاح ہوتی ہے۔ دونوں کا طریقہ اصلاح کاری یکساں ہے :

(۱): مؤلف کا ایماً تقابل کن دو امور سے متعلق ہے؟ 10

(۲):اخباروں کے کن امور پر عوام کا ردعمل ہوتا ہے جس کا وہ لحاظ رکھتے ہیں؟ 10

(۳): مؤلف کا اشارہ کن ذرایع کی جانب ہے؟ 10

(۴): مؤلف کے مطابق اخباروں کا کیا مشن ہونا چاہیئے 10

(۵): مؤلف معاشرہ کے کن افراد کی رائے کو قابل تایید نہیں سمجھتا؟ 10

(۶):کون سے ایسے تاثرات ہیں ایسے جو کسی اخبار کے معیاری کی تصویر کو مشتبہ بنا دیں؟ 10

سوال نمبر۳: مندرجہ ذیل کا خلاصہ 1/3 حصہ میں لکھئے مختصراً۔
(مذکورہ محدود الفاظ میں تحریر نہ کرنے پر نمبر کم کیے جا سکتے ہیں): 60

عصری دنیا میں میں نیشن اور نیشن-اسٹیٹس کے تصور کی تشریح کے بارے میں شدید اختلاف آرا مروج ہیں۔ نسبتاً نیشن-اسٹیٹس کی تشریح آسان ہے۔ عالمی سیاسی تنظیموں کی وہ بنیادی واحدہ عموما ان کی مماثلت سورین اسٹیٹس کی جاتی۔ یہ وہ واحدہ ہیں جن کی نشستیں اقوام متحدہ میں ہیں ان کو انگریزی میں کنٹریز کہا جاتا ہے۔ سہولت کے لیے ہم ان کو اسٹیٹس کہ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ اصطلاح بعض نیشن-اسٹیٹس میں اس فریضہ سے چھوٹی واحدوں کی تعریف کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نیشن-اسٹیٹس اور سورین اسٹیٹس کو یکساں تصور کرنا ایک شۂ ترغیب ہے مگر یہ تعریف گمراہ کن ہے چونکہ جدید دنیا میں سورینٹی کے معنی خاصہ سیالی ہو چکے ہیں۔ حقیقتا تمام نیشن-اسٹیٹس ایک حد تک اپنی سورینٹی بین الاقوامی تنظیموں کے حوالے تسلیم کرچکی ہیں۔ لیکن یہ امر بھی قابل غور ہے کہ یہ تنظیمیں جس کی بہترین مثال اقوام متحدہ ہے اپنا سارا اقتدار نیشن-اسٹیٹس سے کسب کرتی ہیں نہ کہ بر عکس سے۔ ان کے درمیان روابطی سودہ بازی میں اقتداری تعلقات اور موافقت کی پیچیدہ صفبندی ہے ایک نقطۂ عروج پر بعض بڑے ملکوں کو وسیع القدر طاقتیں حاصل ہیں جبکہ دوسری جانب انتہا یہ ہے کہ تمام چھوٹی اسٹیٹس مقتدر همسایوں یا بین الاقوامی تنظیموں کی زیر نگرانی محض کٹھپتلی ہیں حتی کہ بعض امور کے سلسلے میں کسی بھی قسم کے آزاد قدم برداری کا کویی راستہ ان کے لیے کھلا نہیں ہے۔

زیادہ تر نیشن-اسٹیٹس خود کو بطور نیشنز هی متعارف کرتی ہیں پس هم کیوں نہ ان تمام نیشن-اسٹیٹس کو ان کی ظاہر صورت کی بناً پر نیشنز کے هی شبیہ فرض کریں؟ مگر یہ ممکن نہیں چونکہ ان کی تجرید کا سلسلہ ایک دوسری جانب سے وابستہ ہے؛ نیشن-اسٹیٹس ایک مشخص قانونی شناخت ہے جبکہ نیشن آبادی ہے۔

حالانکہ جدید آباد آبادیاں کسی نیشن کی متحد الحدود میں آباد ہونے کے سبب

خود کو نیشن تصور کر عموما   نیشن کا درجہ حاصل کرنے کی متمنی ہوتی ہیں لیکن لفظ نیشن کی تعریف کے مطابق اس کا اپنا تسلط خود اپنی ھی نیشن پر کے معنی بہت محدود ہیں۔ مبصرین کی اکثریت اس امر سے متفق ہے کہ سابق متحدہ روس آزادی حاصل کرنے والی جمہوریہ ریاستین مثلا جورجیا، لیتھو نیا، یوکرین کی اکثریت والی آبادیاں   ما قبل بھی   نیشن تھیں اسی طرح اسٹیٹس کے علاقوں کی واضح تشریح کے مطابق وہ آبادیاں جیسے اسکاٹ لینڈ ، بطور نیشن کے درجہ کے

مطابق تصور کیے جانے کی متلاشی ہیں۔ قدرے مختلف اظہار بیان کے ضمن میں ، آزادی یا استقلال دستیابی کی آرزو ھی کافی ہے۔ جدید نیشن -اسٹیٹ کے سیاسی تصور کی شباہت لفظ پالیٹی ایک سطحی امر ہے چونکہ پالیٹی قدیم زمانہ سے، حتی ہزار سال قبل دنیا کے بعض حصوں میں مثلا چین، ھندوستان اور بحیرۂ روم کے نشیبی علاقوں میں ایسی علاقایی حکومتی تنظیمیں موجود تھیں جن کے طبقۂ اعیان میں سے کویی ایک علاقۂ خاص پر مسلط رہتا تھا اس قسم کی قدیم ترقی یافت علاقایی ریاستیں یعنی پالیٹیز رفتہ رفتہ جدید نیشن - اسٹیٹ میں مبدل ہوگییں جن کے مستحکم نقوش پا جدید زمانہ تک باقی ہیں۔ اسٹرو-ہنگری، روسی اور عثمانی سلطنتیں ۱۹۱۷ .۱۹۱۸ تک   ایسی آبادیوں پر جن میں کسی قسم کا باھمی مشترکہ قومی احساس نہ تھا فرماں رواں تھیں۔ اسی روایت کو جاری رکھتے ہوے متحدہ روس نے ۱۹۹۱ تک ایک ھی آیینی اسٹیٹ کے تحت کیٔ نیشنز کو متحد رکھے رکھا۔

آج بھی ایسی نظیر موجود ہیں جن میں نیشن - اسٹیٹس اور نیشنز کا انطباق بآسانی کیا جا سکے۔   جبکہ بعض نیشن-اسٹیٹ کی عامل حکومتیں ایسی ہیں جو اپنی نیشنز کو پولیٹیز تصور کرتی ہیں اور دوسری طرف کچھ ایسی ہیں جن کی آبادیاں ان پر محمولہ قومی شناخت کو قبول نہیں کرتیں - انگلینڈ کے متعدد ویلز اور اسکاٹلینڈی خود ویلز یا اسکاٹش قوم کا حصہ مانتے ہیں نہ کہ برظانوی قوم - اسی کے ہمراہ اسکاٹی۔ برطانوی یا ویلز- برطانوی قوم بھی ظہورپذیر ہو رہی ہے۔ عرب ممالک میں زیادہ تر باشندہ اپنا تعلق عرب قوم سے سمجھتے ہیں نہ کہ عرب اسٹیٹس سے جو کہ عراق

سے لیکٹ مراقش اور جنوبی یمن تک پھیلی هویی ہیں۔ متعدد افراد کے لیے نسلی شناخت (غیر قومی) اس قدر پا بر جا کہ حکومتی واقفیت کے طور پر متعارف قومی شناخت قطعا ضعیف اور غیر اہم قرار پا جاتی ہے۔ اس ضمن میں امریکہ یا افریقہ کے اولین اشخاص والی قبایلی جماعتیں مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔

حالانکہ نیشن ۔ اسٹیٹس اور نیشنز ہم شناخت نہیں مگر باھمی طور پر منسلک ضرور ہیں۔ انتھونی سمتھ (اسمتھ ۱۹۹۱) نے نیشنز کی تقسیم قبایلی جماعت سے ترقی یافتہ قومیں اور جن کی قومی شناخت نے توسیع حا صل کر بسیط آبادی میں اپنے آپ کو تبدیل کر لیا۔ اور وہ بھی ہیں جھاں قومی شناخت کے تحت سابق متفرقہ مختلف آبادیوں نے ترقی کر اسٹیٹ کو ظہور پذیر کیا ہے۔ (تقریبًا 714 لفظ)

سوال نمبر 4 : حسبِ ذیل اقتباس کا اُردو میں ترجمہ کیجئے ۔ 20

Raman completed school when he was just eleven years old and spent two years studying in his father's college. When he was only thirteen years old, he went to Madras (which is now Chennai), to join the B.A. course at Presidency College. Besides being young for his class, Raman was also quite unimpressive in appearance and recalls, '... in the first English class that I attended, Professor E.H. Elliot addressing me, asked if I really belonged to the junior B.A. class, and I had to answer him in the affirmative.' He, however, stunned all the sceptics when he stood first in the B.A. examinations.

Seeing what a brilliant student he was, his teachers asked him to prepare for the Indian Civil Services (ICS) examination. It was a very prestigious examination and very rarely did non-Britishers get through it. Yet Raman had impressed his teachers so much that they urged him to take it up at such an early age. In spite of their student's brilliance, the plan was not to work. Raman had to undergo a medical examination before he could qualify to take the ICS test and the Civil Surgeon of Madras declared him medically unfit to travel to England ! This was the only examination that Raman failed, and he would later remark in his characteristic style about the man who disqualified him, 'I shall ever be grateful to this man,' but at that time, he simply put the attempt behind him and went on to study Physics.

سوال نمبر ۵: مندرجہ ذیل کا ترجمہ انگریزی میں کیجیے: 20

روپیہ پیسے سے مراد وہ شئ ہے جو بآسانی دست بدست فروخت کے ذریعہ کے طور پر مستعمل ر ہے۔ یہ فروخت مبادلہ کا بدل بنا چونکہ اس طریقۂ کار میں اشیأ بدل کی باھمی برابر قیمت کا تعیین اور طرفین اسامیوں میں اشیای بدل کی قبولی پر باھمی اتفاق کا مسئلہ ہی برطرف ہو گیا۔ اس تسہیل تبادل کے سبب، روپیہ پیسہ اختصاص کار اور محنت کی مزدوری جو دونوں کثیر پیداواری اور صنعت سازی کے عمل کی بنیاد ہیں کا صحیح تعیین میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ روپیہ پیسہ ایسا مادہ یا وہ قالب شئ ہے جو قانون یا روایت کے مطابق ساختہ ہو چونکہ اس کی لازمی صفت یہ ہے کہ اس کی قبولیت وسیع الطرفہ ہو۔ قدیم ازمنہ کے معاشرہ میں مویشی، کوڑیاں، چاول اور چاے وغیرہ اشیأ بطور زر مبادلہ کے استعمال ہوتے تھے جبکہ زمانۂ حال کے مہذب ممالک میں دھات یا کاغذ ی قالب بطور سکہ رایج مستعمل ہے۔ سکوں اور روپیوں میں تقریبا وہ تمام اوصاف جو مادۂ زر تبادلہ کے لیے ملتزم ہوتی ہیں مثلا بآسانی قابل حمل و انتقال ، دیرپایی، ہم جنسی بطور شئ ھمہ خصوصیات اور قبولیت موجود ہیں۔ دھات میں سونا، چاندی اور تانبا اور نکل کا استعمال بکثرت مروج ہے۔ اجرأ نوٹ کے مختلف طریقہ ہیں روپیہ پیسہ زر مبادلہ کے علاوہ اشیأ کی قیمت تخمینہ لگانے کا ایک آلہ ہے اس کے ذریعہ قیمتوں کا باھمی تقابل؛ ملتوی ادایگی کی مقیاس سازی کا ذریعہ ، مثلا قرضہ؛ اور محفوظ قدر و ارزش۔ علامتی سکہ اور معیاری سکہ میں بھی امتیازی فرق ہوتا ہے۔ اول الذکر میں معیاری قیمت یعنی اس سے مطابقت رکھنے والی اشیأ سے اس شئ خاص کا مقابلہ جس سے ان کی قیمت کا تخمینہ لگایا جا سکے، طی کی جاتی ہے۔ معیاری قیمت کا انحصار مادۂ مال پر منحصر ہوتا ہے۔ جبکہ علامتی سکہ کی قدر و ارزش ، جیسے نوٹ، قانون اور روایت سے طی پاتی ہے نہ کہ اصلی قدروقیمت کے مطابق۔

سوال نمبر ۶ : مندرجہ ذیل کے جوابات لکھیے: $10 \times 4 = 40$

(۱): اردو میں معرب اور مفرس الفاظ کی تشخیص کس طرح کی جاتی ہے۔ مع مثالوں کے بیان کیجیے۔ 10

(۲): فصاحت اور بلاغت میں کیا بنیادی فرق ہے اور صنایع شعری: تجنیس ؛ لف و نشر مرتب اور غیر مرتب؛ مراعات النظیر؛ کی وضاحت شعری مثالیں دے کر سمجھاییے۔ 10

(۳): لفظ سازی میں لاحقہ اور سابقہ کسے کہتے ہیں۔ با معنی اور بے معنی لاحقوں اور سابقوں کی وضاحت مع مثالوں کے کیجیے۔ 10

(۴):صنف رباعی میں کون کون سی بحریں مستعمل ہیں ان کی تفصیل مع ان کے اراکین کے لکھیے ۔ 10